REGD No. L.5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۷ امان ۱۳۳۸ ہش | ۲۷ مارچ ۱۹۵۹ء | نمبر ۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور ٹانگ میں درد کے باعث کافی عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے ۔ احباب رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں ۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت یاب فرمائے ۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

ملکی صنعتوں کی تجدید و توسیع کیلئے تیس کروڑ روپے کا منصوبہ

اس منصوبے کا مقصد زرمبادلہ کے اخراجات میں باقاعدگی پیدا کرنا ہے

کراچی ۲۶ مارچ ۔ مرکزی حکومت نے ملکی صنعتوں کی سائنسی بنیادوں پر تجدید و توسیع کے لئے زرمبادلہ کے اخراجات میں باقاعدگی پیدا کرنے کی غرض سے ایک منصوبہ وضع کیا ہے ۔ اس مختصر المیعاد منصوبہ کی تکمیل پر تیس کروڑ روپے صرف ہوں گے ۔ یہ منصوبہ ملکی صنعتوں کے زرمبادلہ سے متعلق ضروریات کے وسیع تجزیہ کے بعد وضع کیا گیا ہے ۔ اس منصوبہ کا اعلان ہوتے ہی اس پر عمل شروع ہوجائے گا اور یہ ۱۸ ماہ کے لئے نافذ رہے گا اس سلسلہ میں سرکاری اعلان اسی ہفتے متوقع ہے ۔ اس منصوبہ پر عملدرآمد سے موجودہ صنعتی یونٹوں کی تجدید و توسیع کے لئے زرمبادلہ کی کمی کی عام شکایات کا ازالہ ہوسکے گا ۔ صنعت کاروں کی یہ شکایت عام ہے ۔ کہ انہیں اپنے صنعتی یونٹوں کی تجدید و توسیع کے سلسلہ میں سرکاری امداد و اعانت حاصل نہیں ۔ اس منصوبہ کے مطابق پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انوسٹمنٹ کارپوریشن کو موجودہ صنعتی یونٹوں کی تجدید و توسیع کے لئے مشینری درآمد کرنے کی غرض سے زرمبادلہ مختص کرنے کا اختیار ہوگا ۔ اس منصوبہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تحت بوسیدہ اور پرانی صنعتی مشینوں کی تجدید و مرمت کے ذریعہ پیداوار میں اضافہ اور صنعتوں میں ملکی خام مال کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی ۔

روس عراق کو ۵ کروڑ پونڈ قرض دے گا

حکومتِ عراق نے فنی اور اقتصادی تعاون کے سمجھوتے کی توثیق کردی

بغداد ۲۶ مارچ ۔ حکومتِ عراق نے فنی اور اقتصادی امداد کے اس سمجھوتے کی توثیق کردی ہے ۔ جس پر روس اور عراق کے درمیان اس ماہ کی ۱۶ تاریخ کو ماسکو میں دستخط ہوئے تھے ۔ اس معاہدے کے تحت روس نے عراق کے متعدد ترقیاتی منصوبوں کے لئے ۵ کروڑ پونڈ بطور قرض دینے منظور کئے ہیں ۔ ان منصوبوں کو روس کی حکومت ہی تمام تر پایۂ تکمیل کو پہنچائے گی ۔

عراق نے معاہدۂ بغداد سے علیحدگی کا اعلان کردیا

بغداد ۲۵ مارچ ۔ عراق کے وزیر اعظم جنرل عبدالکریم قاسم نے کل رات معاہدہ بغداد سے عراق کی علیحدگی کا باقاعدہ اعلان کردیا ۔ آج کراچی میں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا معاہدہ بغداد سے الگ ہوجانے کے بارے میں عراق کی طرف سے پاکستان کو اطلاع مل گئی ہے ۔ جس میں یقین دلایا گیا ہے کہ معاہدے سے علیحدگی اختیار کرنے کے باوجود حکومت عراق پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم رکھے گی ۔ ترجمان نے کہا کہ حکومت عراق نے معاہدے سے الگ ہوجانے کی کوئی وجہ نہیں بتائی ۔ ترجمان نے اس سلسلہ میں مزید سوالوں کے جواب دینے سے انکار کردیا ۔

نہری تنازعہ کے متعلق سمجھوتہ کی تردید

واشنگٹن ۲۶ مارچ ۔ عالمی بنک کے ترجمان نے کل ان خبروں کی تردید کی کہ بھارت اور پاکستان نے نہری پانی کے تنازعہ کے متعلق کسی عارضی سمجھوتہ پر دستخط کردیئے ہیں ترجمان نے کہا کہ ابھی کسی سمجھوتے پر دستخط نہیں ہوئے ۔ یاد رہے نہری پانی کے تنازعہ کے متعلق عالمی بنک کے زیر اہتمام واشنگٹن میں بات چیت جاری ہے ۔

مردم شماری کا آرڈی ننس نافذ ہوگیا

کراچی ۲۶ مارچ ۔ کل صدر مملکت نے مردم شماری کا آرڈی ننس نافذ کردیا ۔ جس کے مطابق پاکستان میں دس سال کے بعد مردم شماری کرائی جایا کرے گی ۔ اس آرڈی ننس کی وجہ سے ۱۹۳۹ء کا ایکٹ کالعدم ہوگیا ہے جو صرف پہلی مردم شماری کے لئے تھا ۔

سید عبدالرحمن المہدی کا انتقال

خرطوم ۲۶ مارچ ۔ سوڈان کے ایک مشہور راہنما سید عبدالرحمن المہدی ۷۳ برس کی عمر میں انتقال کر گئے ہیں ۔ وہ مرحوم مہدی سوڈانی کے بیٹے اور سابق امہ پارٹی کے سرپرست تھے ۔ انہیں اپنے والد کے مقبرے میں آج رات سپرد خاک کیا جائے گا ۔

امریکہ میں بھارت کا پروپیگنڈا

واشنگٹن ۲۶ مارچ ۔ سینٹ کی ری پبلکن پارٹی کی پالیسی تیار کرنے والی کمیٹی کے صدر سینیٹر برجز نے ایک بیان میں کہا کہ حال ہی میں مسٹر چھاگلا سفیر بھارت متعین امریکہ نے مختلف مقامات پر جو تقریریں کی ہیں ۔ ان میں پاکستان کے خلاف شرمناک پروپیگنڈہ کرنے کے سوا کوئی چیز موجود نہیں ۔ ان تقریروں میں بار بار جنرل ایوب کو فوجی ڈکٹیٹر قرار دیا گیا ہے ۔ حالانکہ یہ سراسر بہتان ہے جنرل ایوب نے پاکستان کے استحکام کے لئے بہت مفید اقدامات کئے ہیں ۔ اور ان کی اہمیت سے صرف وہی لوگ انکار کرسکتے ہیں ۔ جنہیں پاکستان میں تباہی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا ۔ یا جو پاکستان کو ختم کردینا سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں ۔ سینیٹر برجز نے کہا مسٹر چھاگلا اپنی ہر تقریر میں امریکہ پر الزام عائد کرتے ہیں کہ اس نے پاکستان کو فوجی امداد دے کر بھارت کو اپنی آمدنی کا بڑا حصہ فوج پر خرچ کرنے پر مجبور کردیا ہے ۔ مسٹر چھاگلا کو یہ کہنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی کہ بھارتی فوجی طاقت پاکستان کے مقابلے میں ۲۰۰ فیصدی زیادہ ہے ۔

ضروری اعلان

جملہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ امراء ضلع اور ڈویژنل امراء کا انتخاب نئے عہدہ داران کی منظوری کے بعد ہوگا ۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۵۹ء

مغربی علوم اور مسلمان

الفرقان لکھنؤ میں مولانا سید ابوالحسن ندوی کا ایک فاضلانہ مضمون "نیا ارتداد" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے مغربی فلسفہ اور سائنس وغیرہ علوم نے جس طرح اسلامی اقوام میں گھر کر لیا ہے ذکر کیا ہے۔ ذیل میں چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:۔

ایک نئے ارتداد کا ظہور

کچھ عرصہ سے دنیائے اسلام کو ایک ایسے ارتداد سے سابقہ پیش آیا ہے۔ جس نے ملک کے اِس سرے سے اُس سرے تک آفت مچائی ہے۔ یہ اپنی شدت و قوت اور وسعت و عمق میں اب تک کی تمام ارتدادی تحریکوں سے بازی لے گیا ہے۔ کوئی ملک نہیں ہے۔ جو اس کی غارت گری سے بچا ہوا ہو۔ بلکہ ملک تو ملک خاندانوں میں ایسے مشکل ہی سے تھوڑے بہت ہونگے جو اس کی دستبرد سے محفوظ ہوں۔ یہ وہ ارتداد ہے جو مشرق اسلامی پر یورپ کی سیاسی اور تہذیبی تاخت کے پیچھے پیچھے آیا ہے۔ یہ سب سے عظیم ارتداد ہے۔ جو عہد رسالت سے لے کر آج تک کی اسلامی تاریخ میں رونما ہوا ہے۔

ارتداد کی ہمہ گیری

یہ وہ ارتداد ہے۔ جس نے عالم اسلام کو اِس سرے سے اُس سرے تک تاراج کیا ہے۔ گھر گھر اور خاندان خاندان پر اس کا حملہ ہوا ہے۔ یونیورسٹیوں کالجوں اسکولوں اور اداروں سب پر اس کی یورش ہوئی ہے۔ مشکل ہی سے کوئی ایسا خوش قسمت خاندان ہوگا جس میں اس دین کا کوئی پیرو کار۔ ستائش اور عقیدت گزار موجود نہ ہو۔ تم جب ذرا ان سے تنہائی میں بات کرینگے۔ کچھ چھیڑینگے۔ اور اندر کی بات اگلوائینگے تو دیکھیں گے کہ یا وہ ایمان باللہ سے محروم ہوگا۔ یا ایمان بالیوم الآخر سے خالی ہوگا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ رکھتا ہوگا۔ یا قرآن کو ایک معجزہ ابدی کتاب اور دستورِ حیات نہ مانتا ہوگا۔ اور ان میں سب سے غنیمت وہ ہوگا جو کہے گا کہ میں اس قسم کے مسائل پر غور نہیں کرتا۔ اور ان کو کوئی بڑی اہمیت نہیں دیتا۔

مقابلہ کا طریق

لیکن یاد رکھیئے یہ مسئلہ جنگ نہیں چاہتا۔ اور نہ اس پر رائے عامہ کو بھڑکانا درست ہے۔ یہ بازد خشگی اور سختی سے حل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سختی الٹا نقصان پہونچائے گی۔ اور فتنہ کو اور بھڑکا دے گی اسلام خفیہ تحقیقاتی عدالتوں سے آشنا نہیں ہے۔ اور نہ وہ جبر و ظلم کا روادار ہے یہ معاملہ عزم و حکمت اور صبر و تحمل چاہتا ہے اور اس سے نپٹنے کے لئے غور و فکر اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

یہ نیا دین کیوں پھیل سکا

قصہ یوں ہوا کہ انیسویں صدی عیسوی میں دنیائے اسلام پر تھکاوٹ اور بڑھاپے کے آثار طاری ہونے لگے دعوت و عقیدہ اور علم و عقلیت کے لحاظ سے وہ انتہائی ضعف اور انحطاط میں مبتلا ہوگئی ــــ اسلام تو بے شک بڑھاپے کی منزل سے آشنا نہیں ہے۔ اس کی مثال سورج کی سی ہے۔ کہ قدیم ہونے کے باوجود ہر وقت جدید اور ہر دم جوان۔ لیکن یہ مسلمان تھے جو ضعف و پیری کا شکار ہوگئے۔ نہ علم میں وسعت رہی۔ نہ فکر میں ندرت نہ عقل کی عبقریت نہ دعوت کا جوش و ولولہ اور نہ الاماشاء اللہ اسلام کو موثر طریقہ پر پیش کرنے کا سلیقہ

یہ صورت حال اور یہ وقت تھا جب یورپ اپنے فلسفوں کا لشکر لے کر اسلامی دنیا پر حملہ آور ہوا۔

یہ فلسفے مغربی فاتحین کے جلو میں آئے اور مشرقی عقل و طبیعت نے فاتحین کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت بھی قبول کر لی۔ مشرق کے تعلیم یافتہ طبقہ نے بڑھ کر ان کو قبول کیا۔

دنیا دعوتِ اسلامی کی محتاج ہے

ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ یہ دنیائے اسلام جس کے ہم نے بہت گن گائے ہیں۔ اور اس کا جدید تعلیم یافتہ طبقہ خاص طور سے ایک نئی اسلامی دعوت کا شدید محتاج ہے۔ ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ آج جو لوگ دعوتی کام کر رہے ہیں۔ ان کا یہ نعرہ اور نشانہ کہ "آؤ پھر سے ایمان لاؤ" درست ہے مگر محض نعرہ کافی نہیں ہے حل سے پہلے ضروری ہے کہ لائحہ عمل کا بہت سنجیدگی سے جائزہ لے لیا جائے۔ اور نہایت پُرسکون اور گہری فکر کے ساتھ یہ سوچا جائے۔ کہ یہ تعلیم یافتہ طبقہ جو زندگی کے سارے شعبوں پر قابض ہے اسے کس طرح از سرِ نو اسلام کی طرف لوٹایا جائے۔ ہم کیسے اس میں ایمان اور اسلام پر اعتماد کی روح پھونک دیں کیسے ہم اس کو مغربی فلسفوں لادینی نظریوں اور تہذیب حاضر کی غلامی سے آزاد کرائیں۔؟

یہ دعوت جس کے متعلق میرا یقین ہے کہ اس زمانہ میں سب سے افضل دعوت اور سب سے افضل جہاد ہے۔ ایسے مردان کار چاہتی ہے۔ جو صرف اسی کے ہو رہیں۔ اپنا علم اپنی صلاحیتیں اور اپنا مال و متاع اس کے لئے وقف کر دیں۔ کسی جاہ و منصب یا عہدہ و حکومت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ کسی کے لئے ان کے دل میں کینہ و عداوت نہ ہو۔ فائدہ پہنچائیں۔ مگر خود فائدہ نہ اٹھائیں دینے والے ہوں لینے والے نہ ہوں۔ جو طبقہ جس چیز کے لئے مرتا ہو۔ اس کو اسی کے لئے چھوڑ دیں۔ حرص و ہوس کے میدان میں کسی سے کوئی مزاحمت نہ کریں۔ حتی کہ ان پر کوئی تہمت نہ لگائی جا سکتی ہو اور شیطان ان کے خلاف کوئی ہتھیار فراہم کر کے نہ دے سکتا ہو اخلاص ان کا شعار ہو۔ اور نفس پرستی، خود پسندی اور ہر قسم کی عصبیت سے بالاتر نظر آتے ہوں

اس دعوت کا مزاج سیاست اور پارٹی بازی کے مزاج سے قطعاً مختلف ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی نمونہ ہے تو وہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے نائبین کی سیرت ہی ہے۔ جیسے کہ حسن بصریؒ احمد بن حنبلؒ۔ ابو حامد الغزالیؒ عبد القادرؒ جیلانی۔ عبدالرحمٰن بن الجوزیؒ۔ ابن تیمیہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی۔

مجدد زمانہ مسیح وقت اور مہدی دوراں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے آج سے تقریباً ستر سال پہلے ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۱ء میں اپنے رسالہ فتح اسلام میں نہایت وضاحت سے اسی مرض کی نشاندہی کی تھی۔ اور تقریباً وہی علاج بتایا تھا۔ جو آج مولانا ابوالحسن صاحب نے بتایا ہے۔ کہ اس مرض کا علاج کرنے والے کم از کم

حسن بصریؒ۔ احمد بن حنبلؒ
ابو حامد الغزالیؒ۔ عبدالقادر
جیلانیؒ۔ عبدالرحمٰن بن جوزیؒ
ابن تیمیہؒ۔ شیخ احمد مجدد
الف ثانی۔

کی شان کے ہونے چاہئیں۔ ذیل میں ہم فتح اسلام مذکورہ بالا سے دو اقتباسات بلا تبصرہ درج کرتے ہیں۔

اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبّو! آپ لوگوں پر واضح ہے۔ کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے۔ کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں۔ اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے۔ جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے۔ ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف یا ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں۔ اور جو حقیقی نیکی ہے۔ اس سے بکلّی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبیعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بداثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے عبادات کے طریقوں کو تحقیر اور استہزا کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہیں جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی

(باقی صفحہ پر)

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنہ ۱۹۲۷ء میں جو ضروری ہدایات ارشاد فرمائی تھیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ جماعتوں کو انتخاب نمائندگان کے وقت ان ہدایات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

بعض جماعتیں ایسی ہیں جو

مجلس شوریٰ میں

اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال سے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑ بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے

نمائندگان کا صحیح انتخاب

کرتیں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے اور جب نمائندگی کا سوال ہو تو۔ وہ پوچھ لیتی ہیں کہ کیا کوئی فارغ ہے اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے۔ اس پر جو بھی کہدے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اسلئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑ بولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اسلئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیجدیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ انجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی بس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے

ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو

جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا انہوں نے صرف اسکو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سبکی ہوگی اسی لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے صرف اسلئے کہ وہ بڑ بولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے۔ صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقع ملے۔ ....

اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ انکو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور

میں امید کرتا ہوں

کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اتنے حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقوےٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح کوئی عیسائی اگر مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے

کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کسی وقت ہم فوراً اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بجٹ ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑ بولے اور معترض ہو۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں

نیکی اور تقویٰ

کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات میں اچھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑ بولا نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور باایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے

نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں

جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے اور خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اسکے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔

”شیطان کا منصب“

(از مکرم و محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

(قسط نمبر ۳)

آپ جامعہ علمیہ کے طلباء ہیں۔ اور مشہور و معروف قاعدہ دلالت اربعہ آپ نے ضرور پڑھا اور یاد رکھا ہوگا استدلال کے اس قاعدہ کی روشنی میں دلالت اللفظ دلالت النص۔ دلالت العبارۃ اور الاشارہ سے مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ اور مفہوم میں نے پیش ہے۔ اس کا سمجھنا مشکل نہیں خصوصاً جب سیاق کلام کو اول سے آخر تک دیکھا جائے۔ اور اس ضمن میں آیات ما منعک الا تسجد اذ امرتک ولباس التقوی ذلک خیر ذلک من آیات اللہ۔ لا یفتننکم الشیطان ان اللہ لا یامر بالفحشاء امر ربی بالقسط اور آیت اقیموا وجوھکم عند کل مسجد کا تعلق اور تسلسل دیکھا جائے تو اس سیاق کلام میں خذوا زینتکم کا بیان کردہ مفہوم واضح طور پر نمایاں ہو جاتا ہے۔

اس آیت میں زینت سے مراد لباس والی زینت نہیں جو یہ سمجھا جائے کہ ہر مسجد کے پاس جانے کے لئے اسے اختیار کرنا چاہیئے۔ بلکہ لباس تقویٰ والی زینت وہ ہے جس کا ذکر اس سے قبل کی آیت میں کیا گیا ہے اور فرمایا ہے دیکھنا یہ لباس شیطان تم سے کہیں چھین نہ لے۔ جس طرح تمہارے ماں باپ آدم وحوا سے چھینا تھا اگر یہ کہا جائے کہ اس کا تعلق ظاہری لباس سے ہے تو یہ صحیح نہیں ہوگا۔ کیونکہ کوئی مسلم کبھی یہ نہیں کرتا کہ مسجدوں کے پاس جاکر لباس پہنے۔ عند ظرف مکان وظرف زمان ہے۔ جگہ اور وقت پر دلالت کرتا ہے اور مسجد محل سجود اس آیت سے پہلے یہ آیت ہے۔ ان اللہ لا یامر بالفحشاء۔ اللہ تعالیٰ حدود سے نکلنے کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ اس نے یہ حکم دیا ہے (قل امر ربی بالقسط واقیموا وجوھکم عند کل مسجد وادعوہ مخلصین لہ الدین کما بدأکم تعودون) کہ صحیح اندازہ عدل قائم کیا جائے اور یہ فرمایا ہے کہ ہر مسجد کے پاس اپنا نصب العین اور اپنی توجہ راہ راست پر قائم کرو۔ اور شیطان کو جو حدود سے نکلنے کی تحریک کرتا ہے۔ موقعہ نہ دیا جائے کہ وہ تمہاری توجہ مقصد حقیقی سے پھیر دے اور یہ حکم دیا ہے کہ اللہ کی عبادت کو خالص اسی کا حق سمجھ کر اسی کو پکارو اور اسی سے دعائیں کرتے رہو اس طریق عمل سے دیسی حالت کی طرف تم لوٹو گے۔ جیسا کہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے

اس سارے سیاق کلام میں خذوا زینتکم کا ارشاد اپنے معانی کے لحاظ سے از خود واضح ہو جاتا ہے۔ جس وقت شیطان کی طرف سے نفس؛ طبقہ بشریہ میں حدود سے نکلنے کی تحریک اٹھتی ہے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھکنے کی آواز بھی اس میں پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور حکم کی فرمانبرداری کرنے کا سنہری موقعہ میسر آتا ہے۔ اور شیطانی تحریک کے پیچھے لگنے کی جگہ اگر انسان اپنے تئیں حدود کے اندر رکھتا اور الٰہی حکم کے سامنے سر جھکاتا ہے۔ تو گویا صراط مستقیم پر وہ اپنے لئے ایک مسجد بناتا ہے۔ اور وہ اس اطاعت شعاری میں شہوات نفس میں تناسب قائم رکھتا ہے۔ اور اس کی روح کو اس سے ایک زینت حاصل ہوتی ہے جو خدا کی محبوب شے ہے۔ ہر شیطانی تحریک کے مقابلے میں انسان کے لئے ایک سجدہ گاہ بنانے کا موقعہ بھی موجود ہوتا ہے۔ جس میں اس کی روح کی زینت کا وہ سامان ہے جس سے حسن ازلی اس کے اندر چمکتا ہے۔ یہ حسن اور زینت خدا کی محبوب ہے۔ اور ہر شیطانی تحریک کے وقت سجود کے ذریعہ سے یہ حسن اور زینت اختیار کرنے کا ارشاد خذوا زینتکم عند کل مسجد کے الفاظ میں موجود ہے۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ یہ جملہ معترضہ ہے جو مطلوبہ زینت کی حقیقت واضح کرتا ہے اور اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اسراف یعنے حدود سے نکلنا اس حسن وزینت کو مسخ کر دیتا ہے۔

غرض صراط مستقیم پر شیطان ایک بڑا فرض منصبی ادا کر رہا ہے۔ اس کی طرف سے شہوات کو جو تحریک بھی ہوتی ہے۔ اس کا رخ حدود سے نکلنے کی طرف ہوتا ہے۔ نفس انسانی میں جس وقت یہ حالت ہوتی ہے۔ معاً اس کے اندر ہی ایک اور تحریک اٹھتی ہے۔ جس کا تعلق سجود سے ہے اور یہ تحریک انسان سے کہتی ہے اقیموا وجوھکم عند کل مسجد جس گھڑی انسان کو حدود سے نکلنے کی تحریک ہوتی ہے۔ وہی گھڑی درحقیقت اس کے لئے سجدہ گاہ بنانے کا سامان مہیا کرتی ہے! اور اسے دعوت دیتی ہے۔ اقیموا وجوھکم عند کل مسجد۔ انسان کو ان دونوں دعوتوں کے قبول کرنے میں آزادی دی گئی ہے چاہے ابلیسی دعوت قبول کرے چاہے رحمانی دعوت۔ انسان کا امتیازی قوت ارادی اور حسن اختیار ہے محرک نیکی وبدی انسان کو مجبور نہیں کرتا۔ کہ وہ دایاں رستہ اختیار کرے یا بایاں اسی لئے نفس ناطقہ والا شیطان اپنے رب کو مخاطب کرتا اور کہتا ہے کہ حدود سے نکلنے والی فطرت جو تو نے مجھے عطا کی ہے اس میں مَیں اپنا فرض منصبی پورے طور پر ادا کروں گا۔ مگر میں کسی کو مجبور نہیں کرونگا اور اپنی دعوت قبول کرنے والوں کو کہتا ہے۔

وما کان لی علیکم من
سلطان الا ان دعوتکم
فاستجبتم لی فلا تلوموني
ولوموا انفسکم۔
(ابراہیم ۲۳)

میرا تم پر کوئی تسلط نہیں۔ ہاں مَیں نے تم کو دعوت دی اور تم نے دعوت قبول کر لی اس لئے تم مجھے ملامت نہ کرو اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔ کہ انہوں نے اپنی مرضی سے میری دعوت قبول کی ہے۔ اور الٰہی دعوت رد کر دی ہے۔

اس سارے بیان سے ظاہر ہے کہ شیطان مادی دنیا میں اور عالم روحانی میں ایک اہم منصب ادا کر رہا ہے۔ جس سے دو قسم کی زینتیں وجود پذیر ہیں۔ ”فسبحان الذی خلق فسوّی“۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”یہ دونوں داعی (داعی خیر اور داعی شر) صرف خیر یا شر کی طرف بلاتے رہتے ہیں۔ مگر کسی بات پر جبر نہیں کرتے جیسا کہ آیتہ کریمہ میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے فالھمھا فجورھا وتقوٰھا

یعنی خدا بدی کا بھی الہام کرتا ہے اور نیکی کا بھی۔ بدی کے الہام کا ذریعہ شیطان ہے۔ جو شرارتوں کے خیالات دلوں میں ڈالتا ہے اور نیکی کے الہام کا ذریعہ رُوح القدس ہے۔ جو پاک خیالات دلوں میں ڈالتا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ علت العلل ہے۔ اس نے یہ دونوں الہام اس طرف منسوب کئے کیونکہ اسی کی طرف سے یہ سارا انتظام ہے۔ ورنہ شیطان کیا حقیقت رکھتا ہے۔ جو کسی کے دل میں وسوسے ڈالے اور روح القدس کیا چیز ہے۔ جو کسی کو تقویٰ کی راہوں کی ہدایت کرے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸۰)

یہاں یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ اگر شیطان یا ابلیس کسی انسان سے جبراً اپنی بات نہیں منواتا! اور وہ محض بطور محرک بدی اپنا فرض منصبی بجا لاتا ہے۔ تو اسے یہ کیوں کہا گیا ہے۔ ان علیک اللعنۃ الی یوم الدین۔ ایک اہم غرض کی تکمیل کے لئے جو کام وہ تقاضائے طبیعت کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ لعنت کیوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ لعنت کا یہ اظہار جو بطور جملہ اسمیہ ہے۔ اس لعنت کی طرح نہیں جو لوگ روزمرہ کی بول چال میں بوقت ناراضگی ایک دوسرے پر کرتے ہیں۔ اس جملہ اسمیہ سے اس تقدیر الٰہی کا اعلان ہے جس کے مستحق شیطان وابلیس کے متبعین اس وقت ہونگے جب اس کی پیروی کریں گے چنانچہ قرآن مجید میں بکثرت اس تقدیر کے اجرا کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ لعنت پڑی اور ہر جگہ بنی آدم میں سے کافر ظالم وغیرہ انسان ہی اس کے مورد بنائے گئے ہیں۔ جو اپنے ظلم وفتنہ وفساد کی وجہ سے اس لعنت کے مستحق تھے صرف دو جگہ یہ جملہ اسمیہ بطور تقدیر الٰہی قرآن مجید میں وارد ہوا ہے۔ اور یہ جملہ اسمیہ صرف اس سے شروع کیا گیا ہے جو امر واقعہ بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی الٰہی تقدیر حدود سے تجاوز کرنے کے بارہ میں یہ ہے کہ لازمی نتیجہ کے طور پر رحمت الٰہیہ سے محرومی ہو۔ سورۃ اعراف کی زیر تشریح آیات میں لعنت کا ذکر نہیں بلکہ اس میں فرمایا ہے:-

فاخرج انک من الصاغرین

یعنی نکل جا تو یقیناً تکبر اور سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ذلیل وخوار اور ادنیٰ لوگوں میں ہی شامل رہے گا۔ یعنی وہ معراج روحانی حاصل نہیں کر سکے گا۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ

---

۱ [illegible] جو [illegible] کرتا ہوں تجھے سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا۔ ۲ اور لباس تقویٰ ہی سب سے اچھا لباس ہے یہی لباس اللہ کی آیات میں سے ہے (جس سے اس کا عرفان حاصل ہوتا ہے) ۳ شیطان تمہیں بہکا نہ دے

اس کے احکام کی بجا آوری سے حاصل ہو صرف سورہ حجر اور سورہ ص میں اس لعنت کا ذکر آتا ہے۔ فرماتا ہے۔

فاخرج منھا فانک رجیم
وان علیک اللعنۃ الی یوم
الدین

اور دوسری سورت میں فرماتا ہے

فاخرج منھا فانک رجیم
وان علیک لعنتی الی یوم الدین

غرض دونوں جگہ تقدیر الٰہی کا بھی ذکر ہے مگر قرآن مجید میں جہاں بھی اس لعنت کے نازل ہونے کا ذکر ہے تو وہاں اس کے مورد انسان بیان کئے گئے ہیں جنہوں نے شیطان و ابلیس کی دعوت عملاً قبول کی اور شہوات وغیرہ میں حدود سے نکل گئے۔ قرآن مجید کو شروع سے آخر تک پڑھ جائیں۔ کسی ایک آیت میں بھی آپ یہ نہیں پائیں گے کہ شیطان یا ابلیس پر یہ لعنت بطور سزا واقع ہوئی ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا۔ یعنی آپ کے اندر یہ ملکہ تحریک باقی نہیں رہا۔ بلکہ فرمانبرداری کی صفت سے متصف ہو گیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحؒ سے مروی ہے

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم مامنکم من احد
الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن
وقرینہ من الملائکۃ قالوا
وایاک یارسول اللّٰہ قال وایای
ولکن اللّٰہ اعاننی علیہ فلا
یأمرنی الا بخیر۔

یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں جس کے ساتھ ایک قرین جنّ کی نوع میں سے اور ایک قرین فرشتوں میں سے موکل نہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا آپ بھی یارسول اللہ! فرمایا ہاں میں بھی۔ پر خدا نے میرے جن کو میرے تابع کر دیا ہے۔ سو وہ بجز خیر اور نیکی کے کچھ نہیں کہتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئینہ کمالات اسلام میں روح القدس اور شیطان کی بحث میں اس حدیث کا حوالہ دے کر داعی الی الخیر کا نام لمۂ ملک اور داعی الی الشر کا نام لمۂ ابلیس رکھا ہے۔ اور صفحہ ۸۲ پر آپؑ فرماتے ہیں کہ لقاء اور لقاء کی حالت میں وہ شیطان کا کالعدم ہو جاتا ہے۔ گویا وہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ اور روح القدس کا نور انتہائی طور پر چمک اٹھتا ہے۔ ایسی حالت میں لعنت کی تقدیر سے وہ آزاد ہو جاتا ہے

غرض قرآن مجید میں جہاں بھی لعنت کی سزا کے واقع ہونے کا ذکر ہے۔ وہاں اس کا مورد ابلیس کے متبعین ہی ہیں۔

ابلیسی گفتگو میں اسلوب بیان کی صورت

اس موضوع کے تعلق میں ایک اور سوال بھی قابل وضاحت ہے اور وہ یہ کہ اگر شیطان اسم جمع ہے۔ نفسانی شہوات اور باطنی ملکات کا جس کا میلان طبیعت حد سے نکلتا ہے تو اس حقیقت کے بیان میں جو اسلوب سوال و جواب کی شکل میں اختیار کیا گیا ہے اس کا کیا موقعہ و محل ؟ اس گفت و شنید سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس ہستی سے باتیں کی گئی ہیں وہ کوئی الگ وجود ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ اسلوب بیان بطور زبان حال کے ہے۔ یعنی نفس ناطقہ بشریہ کی ایک کیفیت کی صورت و شکل عام فہم اور ذہن نشین کرنے کی غرض سے تمثیلی طریقہ بیان اختیار کیا ہے۔ علاوہ ازیں بعض وقت قرآن مجید میں قال اور قلنا وغیرہ کے صیغے جو استعمال کئے گئے ہیں ان سے کبھی تقدیر الٰہی کا اظہار اور کبھی شریعت الٰہی کا اجراء اور کبھی طبعی نتائج کا دکھلانا مقصود ہوتا ہے۔ ہر جگہ لفظ کے معنے بول چال کے نہیں اور یہ استعمال اہل لغت کے نزدیک مسلم ہے۔ جس کے لئے یہ مشہور مثال دی جاتی ہے۔

قالت الجدار للوتد لم تدقنی
قال سل من یدقنی

کہ دیوار نے میخ سے پوچھا کہ تم مجھے کیوں ٹھونکتی ہو۔ تو میخ نے جواب دیا کہ اس سے پوچھو جو مجھے ٹھونکتا ہے۔ قرآن مجید میں نہ صرف لفظ قول حالت اور کیفیت کے اظہار کے لئے استعمال ہوا ہے بلکہ قول کے علاوہ اور الفاظ بھی غیر ذی روح کے لئے اس کی حالت بیان کرنے کی غرض سے استعمال ہوئے ہیں جو عام طور پر انسانوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً ارادہ کا لفظ سورۂ کہف میں دیوار کے لئے استعمال ہوا ہے۔ فرماتا ہے یرید ان ینقض۔ یعنی وہ دیوار چاہتی تھی کہ وہ گرے۔ یعنی بزبان حال اپنے ارادہ کا اظہار کر رہی تھی

طبعی نتیجہ کے اظہار کے لئے قلنا کا لفظ سورۂ بقرہ رکوع ۸ آیت ۶۵ میں وارد ہوا ہے جہاں فرماتا ہے

ولقد علمتم الذین اعتدوا
منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا
قردۃ خاسئین

یقیناً تم کو علم ہو چکا ہے ان کا جو احکام سبت کے بارہ میں حدود سے نکل گئے۔ ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ۔ یہاں نافرمانی کے طبعی نتیجہ کے اظہار کے لئے لفظ قلنا استعمال ہوا ہے۔ اور اسی ؁ رکوع میں لفظ قال اور یقول وحی کشف یا خواب کے ذریعہ سے اظہار کے معنوں میں تین دفعہ استعمال ہوا ہے اور ایک جگہ فقلنا شریعت کے اجرا کے لئے وارد ہے جس کا بیان تفصیل چاہتا ہے ایک جگہ یہودیوں کے متعلق فرماتا ہے

خذوا ما اٰتینٰکم بقوۃٍ
واسمعوا قالوا سمعنا
وعصینا۔

یعنی جو حکم ہم نے تمہیں دیئے ہیں مضبوطی سے ان کی پابندی کرو۔ تو انہوں نے کہا ہم نے سن لیا ہے اور ہم نے نافرمانی کی۔ اب عصینا کے الفاظ تو انہوں نے کبھی نہیں کہے۔ بلکہ ان کا دعویٰ تو ہمیشہ یہی رہا ہے کہ نحن ابناء اللّٰہ واحباءہ اور اسی محبت کا اظہار طمطراق سے کیا کرتے تھے

غرض قال یقول کے طریق خطاب سے ہر جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہاں الفاظ کی صورت میں گفتگو ہوتی ہے بلکہ محض حالت و کیفیت اور طبعی نتائج کے ظہور اور تقدیر الٰہی کا اجراء بھی مراد ہے کہ اللہ تعالےٰ اور شیطان کے درمیان جو گفتگو منقول ہے۔ اس سے مقصود کیفیت و حالت کا اظہار ہے۔ (باقی)

شکریہ احباب

(از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی - ربوہ)

(۱) عزیزم مولوی مصلح الدین احمد رحمہ اللہ تعالےٰ وغفر لہٗ ورضی عنہ کی وفات پر جس کی اطلاع اخبار الفضل کے ذریعہ سے احباب تک پہنچی۔ صدہا احباب نے عزیز مرحوم کی تعزیت کے طور پر ہمدردانہ جذبات کا باحساس شفقت خطوط لکھ کر اظہار کیا جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

(۲) عزیز مرحوم بلحاظ علم و فہم اچھی قابلیت رکھنے والے تھے علاوہ مولوی فاضل کی ڈگری کے منشی فاضل اور ادیب فاضل اور میٹرک تک تعلیم بھی تھی۔ اور اردو فارسی بلکہ عربی زبان میں بھی شعر کہہ لیتے تھے۔ میرے مکرم و محترم قاضی اکمل صاحب نے ان کی وفات کی خبر سنتے ہی ان کی بعض خوبیوں کا ذکر بھی مجھے تحریر کر کے ارسال فرمایا۔ جن میں ان کی شاعری کے محاسن کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ ان کی نظم میں علاوہ سلاست اور فصاحت و بلاغت کے درد اور سوز خاص طور پر محسوس ہوتا تھا۔

(۳) موت فوت کا قانون تو انسانوں کے لئے ایک مخصوص اور اٹل قانون ہے۔ جس سے کوئی انسانی ہستی بھی مستثنےٰ نہیں رکھی گئی۔ ہاں نظام شریعت کے بابرکت نظام کی بعض خصوصیات مثلاً اسلام اور احمدیت کی تبلیغی خدمات کا نظام۔ یا وقف اور نظام وصیت کی خدمات پر زندگی کا اختتام حسن خاتمہ اور جنتی ہونے کی بشارات اپنے اندر رکھتا ہے۔ سو شکر ہے کہ عزیز مرحوم کو بھی موصی ہونے سے موصیوں کے مغفور اور مرحوم اصحاب کی معیت سے فیضیاب فرمایا گیا۔ فالحمد للّٰہ علےٰ ذالک الفلاح والنجاح۔

خاکسار ابوالبرکات غلام رسولؓ راجیکی از ربوہ (دارالہجرت) پاکستان

نمائندگان مجلس مشاورت کا انتخاب جلد سے جلد کروایا جائے

مجلس مشاورت کا اجلاس مؤرخہ ۱۷-۱۸-۱۹ اپریل ۵۹ء کو ہو رہا ہے لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں باقی ہیں۔ جن کے نمائندگان کی اطلاع نہیں ملی۔ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد انتخاب کروا کر نمائندگان کی اطلاع دیں۔ نمائندگان کی اطلاع پر سیکرٹری مال کی طرف سے باقاعدگی چندہ کے متعلق رپورٹ درج ہونی ضروری ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست دعا

خاکسار کی بیوی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ نیز میری بھاوجہ بھی بیمار ہے۔ اس کو دل کی تکلیف رہتی ہے۔ بزرگان سلسلہ ان مبارک ایام میں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ کامل شفا مرحمت فرمائے۔ آمین

محمد عاشق دفتر محاسب ربوہ

لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کیلئے

ایک ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ جس میں لجنات بیرون کی سالانہ رپورٹیں بھی شامل ہیں شائع ہوگئی ہے۔ علاوہ ڈاک خرچ قیمت فی کاپی ۲ روپے ہے لجنات کو سالانہ رپورٹ ریکارڈ کے لئے ضرور منگوا کر رکھنی چاہئیے۔

بذریعہ وی پی تمام لجنات کو ایک ایک کاپی ارسال کی جارہی ہے۔ اگر کسی لجنہ نے زیادہ کاپیاں منگوانی ہوں تو مطلع فرمادیں۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۳/۵۹/۴ کو عزیزم خورشید احمد صاحب ذکی ابن چوہدری محمد رفیق صاحب اسلم مالک ڈڈیرہ ڈا اینڈ کمپنی کراچی کا نکاح زاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ عبدالکریم صاحب جعفر پیرالہی بخش کالونی کراچی کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۳/۵۹/۶ کو عمل میں آئی۔ اور اس کے تیسرے روز مورخہ ۳/۵۹/۹ کو ولیمہ کی دعوت دی گئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت فرما کر دعا فرمائی۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور خوشی کا موجب بنائے آمین۔ (خاکسار منظور احمد خان ربوہ)

اعانت الفضل

مکرمی محمد یوسف صاحب قریشی برادرز سیالکوٹ نے اپنے مرحوم چچا شیخ احمد اللہ صاحب مہاجر کی طرف سے پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں تاکہ ان کے چچا کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کردیا جائے۔

احباب شیخ صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

حضرت شیخ احمد اللہ صاحب مہاجر جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص صحابی تھے۔ اور کافی عرصہ تک صوبہ سرحد کی جماعت کے جنرل سیکرٹری اور امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ رہے ۱۹۴۸ء میں سیالکوٹ شہر میں فوت ہوگئے تھے۔ آپ کو وہاں امانتاً دفن کیا گیا تھا۔ اب مورخہ ۳/۵۹/۲۲ ان کے داماد قریشی محمد مطیع اللہ صاحب ان کی لاش کو سیالکوٹ سے بذریعہ ٹرک ربوہ لائے۔ چنانچہ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔ آپ کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں دفنایا گیا ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالرشید شہر سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم بزرگوارم حاجی نصیر الحق صاحب لاہور بعارضہ بواسیر بہت بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار شیخ نور الحق ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں میں نے اور میری خالہ زاد بہن رضیہ ملک صاحبہ نے امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(فرید دین ملک گنج مغلپورہ لاہور)

۳۔ عاجز کے اہل و عیال کی صحت اور نرینہ اولاد کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (بشیر الدین احمد ڈھڈہ رانجھا ضلع سرگودھا)

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاددہانی

جملہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انتخابات بھجوانے کی تاریخ ۳/۵۹/۳۱ مقرر کی گئی تھی۔ مگر جماعتوں کی طرف سے بہت کم رفتار سے انتخابات موصول ہو رہے ہیں امراء ضلع اور ڈویژنل امراء کی توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی پوری پوری کوشش سے جملہ جماعتوں کے انتخابات مقررہ میعاد یعنی ۳/۵۹/۳۱ تک دفتر نظارت علیا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ جس جماعت کی طرف سے مقررہ تاریخ تک انتخاب موصول نہ ہوا۔ وہاں یہ سمجھ لیا جائے گا۔ کہ وہاں اب جماعت نہیں رہی۔ اس کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا جس جگہ صرف افراد ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ نزدیک ترین جماعت میں اپنے آپ کو شامل کریں۔ انتخابات قواعد کے مطابق ہونے چاہیئے۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

زکوٰۃ اور تاجر احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز آیت رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ ۔۔۔۔ الخ

کی تفسیر میں اس تاجر کی مثال دیتے ہوئے جو زکوٰۃ کے روپے کو ایک گھڑے میں بند کر کے اس پر دو چار سیر گیہوں ڈال کر کسی ملاں سے ہاتھ فروخت کر کے اسے پھر اپنے پاس رکھ لیتا تھا فرماتے ہیں :-

ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص ۳۲۹)

پاکستان نیوی میں کمیشن

کیڈٹس کا امتحان داخلہ مئی ۱۹۵۹ء میں معیاد امتحان انٹرمیڈیٹ سائنس شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۵/۵۹/۱ کو ۱۶ تا ۱۸½ درخواستیں ۴/۵۹/۲۰ تک بنام Naval Recruiting officer P.N.S. Dilawar, Queens Road Karachi

(پ۔ٹ ۳/۵۹/۱۵)

(ناظر تعلیم)

۴۔ میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں۔ احباب اس کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(عبدالحکیم ۔ انور آباد)

۵۔ میرے والد محترم سید نعمت علی شاہ صاحب عرصہ سے بیمار اور بعض پریشانیوں میں ہیں۔ اسی طرح میں بھی بعض مشکلات میں ہوں۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ام جواد احمد محلہ دارالرحمت ربوہ)

۶۔ سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(سید سجاد احمد نقل رسے آن ٹیکسٹائل ملز قادر آباد ضلع سرگودھا)

۷۔ میری بیوی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد سعید غلہ منڈی جہلم

۸۔ خاکسار کا دو سالہ لڑکا ٹائیفائڈ بخار سے سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار فضل احمد۔ کلاتھ مرچنٹ ڈگری سندھ)

۹۔ عزیزم بشیر احمد متواتر ۳ ماہ سے بیمار چلا آتا ہے اور بہت کمزور ہوگیا ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے (رحمت اللہ احمد ...)

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

گنج مغلپورہ (لاہور)

مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار بوقت تین بجے دوپہر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کے زیر انتظام مسجد احمدیہ میں یوم "مسیح موعود" کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسے رنگ برنگ جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے تلاوت قرآن پاک کی۔ عبدالحق صاحب مجاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کا تفصیلی رنگ میں ذکر کیا۔ جن میں حضور نے احمدیت اور اسلام کی عالمگیر ترقی کے متعلق خبر دی ہوئی ہے۔

بعد ازاں رفیق احمد صاحب ڈار نے حضور کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ کے حالات۔ اسلام کی حالت اور پھر اسلام کی حالت کو دیکھ کر حضور کی غیرت اسلامی اور پھر اشاعت قرآن کے سلسلہ میں حضور کی کوششوں کا تفصیلی رنگ میں ذکر کیا۔

ان کے بعد چوہدری شاہ محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کا واضح طور پر ذکر کیا جو لیکھرام پشاوری کے بارے میں تھیں۔ بعد ازاں مولوی عبدالقادر صاحب مربی نے ذکر حبیب کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ ڈاکٹر عبید اللہ صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ ان کی تقریر کے بعد سید بہاول شاہ صاحب نے درود شریف کی اہمیت اور اس کا ورد کرنے سے حاصل ہونے والی برکتوں کا ذکر کیا۔

آخر میں صاحب صدر قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ نے اپنی صدارتی تقریر میں اس قانونِ قدرت کا ذکر کیا جس کے تحت اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء مبعوث فرمایا کرتا ہے۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(ملک منور احمد جاوید)

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲ کو ۴-۱/۲ بجے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا جلسہ زیر صدارت صوفی محمد رفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر منعقد ہوا۔ تلاوت منیر الدین احمد صاحب نے کی اور نظم قریشی ناصر احمد صاحب نے پڑھی جس کے بعد ارشاد علی خانصاحب نے تقریر کی۔ آپ کے بعد منیر الدین احمد صاحب نے "میں تیری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس کے بعد صاحب صدر نے مختصر سی تقریر فرمائی اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

(اے۔ آر۔ قریشی)

لائلپور

مورخہ ۲۲ مارچ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ فتح محمد صاحب نے فرمائی۔ نظم شیخ محمد یوسف صاحب اور بشیر احمد صاحب شاہد نے سنائی۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے انبیاء کے ساتھ لوگوں کا سلوک اور مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات پر تقریر کی شیخ محمد اکرم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر فرمائی۔ اور عزیزم سید علی احمد صاحب طارق (ولد سید احمد علی صاحب سیالکوٹی) نے مضمون سنایا۔

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام امن پیش کیا۔ اور سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے ظہور مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیاں اور حضور کے آفاقی اور انفسی نشانات پر تقریر کی۔

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے احباب جماعت کو اپنے نفوس کے تزکیہ کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امیر صاحب کی صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

فضل کریم سیکرٹری جماعت احمدیہ لائلپور

جوہر آباد

مورخہ ۲۲ مارچ کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ جوہر آباد کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد قریشی سمیع اللہ صاحب نے صداقت مسیح موعود از روئے قرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد میاں محمد عمر صاحب نے تقریر کی ماسٹر احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہا ہے اور اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس نے اپنی ہستی کو ظاہر کیا۔ بعد ازاں دعا کرائی گئی۔

(فضل حسین قریشی جوہر آباد)

سانگلہ ہل

مسجد احمدیہ سانگلہ ہل میں زیر صدارت میاں عبداللطیف صاحب تحصیلدار بی اے ایل ایل بی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید چوہدری فقیر اللہ صاحب نے کی۔ خاکسار نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد جناب چوہدری منظور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل نے الفضل سے جناب میاں عطاء اللہ صاحب آف راولپنڈی کا مضمون معجزات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر حاضرین کو سنایا پھر جناب ماسٹر مہدی شاہ صاحب معلم حلقہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد امیر احمد صاحب قریشی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے صدارتی تقریر میں جماعت کو توجہ دلائی کہ ہمیں حضرت اقدس کی تعلیم کو عملی رنگ میں اپنانا چاہیئے۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (ایم یمیع اللہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سانگلہ ہل

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بھانجہ عزیزم طاہر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ دو ڈھائی ماہ سے بیمار ہے۔ عزیز کی حالت تشویشناک ہے۔ تمام درویشان قادیان اور صحابہ کرام اور احباب سے دعا کی دردمندانہ التماس ہے۔

(محمد عبداللہ خواجہ ریسٹورانٹ ربوہ)

(۲) خاکسار بعارضہ کمر درد تین چار روز سے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد رمضان خادم ربوہ)

(۳) چند دن سے میری بیوی سخت بیمار ہے نیز میرے والد صاحب جو صحابی حضرت مسیح موعود ہیں عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین +

(مستری عطاء اللہ کلاکوٹ کراچی)

لیڈر (بقیہ صلہ)

تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستغنی ہو چکے ہیں۔ یہ میں نے صرف ایک شاخ کا ذکر کیا ہے جو حال کے زمانہ میں ضلالت کے پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔ مگر اس کے سوا صدہا اور شاخیں بھی ہیں جو اس سے کم نہیں۔"

"اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور اُن کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک اُن کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نہایت درسہ

کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔"

سرکاری عہدوں کے نااہل قرار دینے کا حکم جاری کر دیا گیا

پیروڈا کو ہی بعض ترامیم کے ساتھ دوبارہ نافذ کیا گیا ہے (وزیر قانون)

کراچی ۲۶ مارچ - صدر جنرل محمد ایوب خاں نے کل ایک حکم جاری کیا ہے - جس کے مطابق کسی ایسے شخص کو جو کسی سرکاری عہدہ پر فائز رہ کر کسی بد اعمالی کا مرتکب ثابت ہو سرکاری عہدہ کیلئے زیادہ سے زیادہ ۱۵ سال تک نااہل قرار دیا جائیگا - اس حکم کا نام سرکاری عہدے داروں کو نااہل قرار دینے کا آرڈر مجریہ ۱۹۵۹ء رکھا گیا ہے۔

اس آرڈر کے مطابق حکومت کو کم از کم دو درکان پر مشتمل ٹربیونل قائم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے - جہاں تک مرکزی عہدوں کا تعلق ہے - ٹربیونل صدر مملکت کی طرف سے قائم کئے جائیں گے - صوبائی عہدوں کے سلسلہ میں گورنر بھی صدر سے قبل از وقت اجازت حاصل کئے بغیر ٹربیونل قائم کر سکیں گے ہر ٹربیونل کو عدالت کے سے اختیارات حاصل ہوں گے - ٹربیونل کا ایک رکن سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا جج یا سابق جج ہوگا

مولوی محمد ابراہیم وزیر قانون نے ایک بیان میں کہا کہ صدر کی طرف سے سرکاری عہدوں کے نااہل قرار دینے کا جو آرڈر نافذ کیا گیا ہے - وہ "پروڈا" کو از سر نو نافذ کرنے کے مترادف ہے - البتہ "پروڈا" کی دفعات میں کچھ اضافے کر دیئے گئے ہیں۔

حفاظتی تدابیر کے لئے ایک کروڑ کی منظوری

لاہور ۲۶ مارچ - حکومت مغربی پاکستان نے سیلاب کی حفاظتی تدابیر کے لئے ایک کروڑ روپے کی یکمشت امداد دینا منظور کیا ہے - ان تدابیر میں صوبہ میں مختلف مقامات پر متعدد نئے بندوں کی تعمیر کے علاوہ موجودہ بندوں کی مرمت - انہیں اونچا اور مضبوط کرنا بھی شامل ہے۔

صوبائی حکومت نے یہ امدادی رقوم لاہور پشاور - کوئٹہ - ملتان - ڈیرہ اسماعیل خان - سکھر - حیدر آباد بہاولپور اور گوجرانوالہ ڈویژنوں کے لئے مختص کی ہیں تین لاکھ سترہ ہزار چھ سو نوے روپے کی لاگت سے گنڈو رکھن میں ہیں بند کی حفاظت کے لئے ایک ضمنی بند تعمیر کیا جائیگا - کوٹ نینا کے نزدیک دریائے راوی کے دائیں کنارے کی کار آمد زمین کو سیلاب سے بچانے کے لئے حاجی پور کو میاں بند میں توسیع کی جائے گی جس پر چار لاکھ روپے سے زیادہ رقم خرچ ہوگی دوسری بڑی سکیموں میں ملتان ڈویژن میں ضمنی بند کی تعمیر (جس کی منظوری دریائے سندھ کمیشن نے دیدی ہے) اور ضلع سیالکوٹ کو سیلاب سے بچانے کے لئے تلونڈی ڈھمراں بند کے آخری حصے سے ملانے کا کام شامل ہے

علاوہ ازیں متعلقہ حکام کو سیلاب سے متعلق فوری اور بروقت اطلاعات بہم پہنچانے کی خاطر وائرلیس کا سامان خریدنے کے لئے اڑھائی لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے - توقع ہے یہ تمام سکیمیں جن کا کام پیشتر ازیں جاری ہے - آئندہ سیلاب کے موسم سے پہلے پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔

امریکی بمبار تباہ ہو گیا

مارٹن (ارکنساس) ۲۶ مارچ امریکی فضائی فوج کا ایک چھ انجنوں والا بمبار طیارہ کل یہاں سے کچھ دور پہاڑی علاقے میں گر کر تباہ ہو گیا - طیارے میں عملے کے پانچ ارکان سوار تھے - ان سب نے پیراشوٹ کی مدد سے چھلانگ لگا کر اپنی جانیں بچالیں۔

کشتی اُلٹنے سے بیس ہلاک

کیٹھار ۲۶ مارچ - مغربی بنگال میں سیماپور گھاٹ کے قریب دریائے کوسی میں مسافروں سے بھری ہوئی ایک کشتی الٹنے سے بیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں - یہ حادثہ شام کے وقت پیش آیا - ہلاک ہونے والوں کی اکثریت تاجروں کی ہے جو ایک منڈی سے واپس آ رہے تھے

دلائی لامہ کے محل پر گولہ باری

نئی دہلی ۲۶ مارچ - سرحدی قصبہ کالمپانگ سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق کل چینی فوج نے لاسہ میں تبتیوں کے روحانی پیشوا دلائی لامہ کے محل پر گولے برسائے - ان اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ لڑائی کا میدان روز بروز دلائی لامہ کی قیام گاہ کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

دیہی اراضی کی مستقل تقسیم شروع کر دی گئی

ڈیڑھ سال میں سارا کام مکمل ہو جانے کی توقع

لاہور ۲۶ مارچ - وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے تقریباً دو ماہ قبل متروکہ دیہی اراضی کے الاٹیوں کو مستقل مالکانہ حقوق دینے کا جو فیصلہ کیا تھا - اس کی باقاعدہ تعمیل کے سلسلہ میں مستقل بنیادوں پر انتقال اراضی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

یہ کام تقریباً ڈیڑھ سال میں ختم ہو سکے گا - اور اس طرح پورے صوبہ میں تقریباً ساٹھ لاکھ ایکڑ اراضی چودہ لاکھ بیس ہزار الاٹیوں میں مستقل طور پر تقسیم ہو جائے گی - بیان کیا جاتا ہے کہ چاہے الاٹیوں کے نام جمعبندیوں میں انتقال اراضی کا یہ کام محکمہ مال کا موجودہ عملہ ہی سر انجام دے گا کیونکہ اس مقصد کے لئے نیا خاص عملہ بھرتی کرنے کی سکیم منظور نہیں ہوئی۔

تاہم محکمہ مال کے سنٹرل ریکارڈ آفس کے عملہ میں اضافہ کرنے کی تجویز منظور ہو چکی ہے - خیال ہے کہ اس تجویز کے مطابق عنقریب تھوڑے سے ملازمین کی بھرتی ہوگی - مختصر سا عملہ انتقال اراضی کرنے والے ماتحت ملازمین کے کام کی نگرانی کے لئے بھی مقرر کیا جا رہا ہے۔

وزیر صنعت ہفتہ کو لاہور آئینگے

لاہور ۲۶ مارچ مسٹر ابو القاسم خان مرکزی وزیر صنعت مغربی پاکستان کے دس روزہ دورہ پر ہفتہ ۲۸ مارچ کو لاہور پہنچ رہے ہیں - اس دورہ کے دوران آپ علاوہ لائلپور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، منگلا، جہلم، راولپنڈی، واہ اور مری کا دورہ بھی کریں گے۔

درخواست دعا

(از محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے)

میرا بھانجہ چوہدری سعد اللہ سیال دایاں پھیپھڑا بند ہونے کی وجہ سے بیمار ہے اور گنگارام ہسپتال میں داخل ہے - احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

جماعت احمدیہ اشانٹی (غانا مغربی افریقہ) کے چیف رئیس جناب صالح آف کماسی کے فرزند برادرم بشیر بن صالح صاحب کی وفات پر ربوہ کے بعض اداروں نے تعزیت کی قراردادیں منظور کر کے چیف رئیس صالح صاحب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تھا اسی طرح بعض بزرگوں اور احباب نے انفرادی طور پر خطوط ارسال فرما کر اسلامی اخوت، محبت اور خلوص و مودت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا تھا (برادرم بشیر بن صالح صاحب مرحوم جو قبل ازیں کئی سال تک ربوہ میں مقیم رہ کر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے تھے ۱۶ نومبر ۱۹۵۸ء کو اکرا میں وفات پا گئے تھے) احباب کا یہ اظہار ہمدردی جناب صالح صاحب کیلئے بہت تسلی اور سکینت و اطمینان کا موجب ہوا - وہ بوجہ عدیم الفرصتی سب احباب کا انفرادی خطوط کے ذریعہ شکریہ ادا نہیں کر سکے - انہوں نے اپنے تازہ خط میں مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے ان سب اداروں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کر دوں کہ جنہوں نے اس صدمہ میں ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا - چنانچہ میں اخبار الفضل کے ذریعہ ان سب احباب اور اداروں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احباب کو جزائے خیر دے اور ان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو - احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بشیر بن صالح مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے آمین - (خاکسار عبد الوہاب حال جامعہ احمدیہ)